جناب جسٹس ایس۔اے۔رحمٰن

غزل

دل کی دنیا میں غم، اساسی ہے — زندگی دردِ خود شناسی ہے

شوق کا چہرہ اُترا اُترا ہے — ذوق کی رہبری قیاسی ہے

ہے منظم، فضا میں بے نظمی — ہر سُو بکھری ہوئی اداسی ہے

کِشتِ امید زرد زرد سی ہے — آرزو کی کلی بھی پیاسی ہے

کوئی آجائے ابرِ آوارہ — رُت کرم کی تو بارہ ماسی ہے

میرے بیدادگر کو کچھ نہ کہو — وہ بھی اپنے نگر کا باسی ہے

بھولوں ظرف آزما جفا جو کو؟ — یہ تو محسن کی ناسپاسی ہے!

درد کی دین ہے دلِ زندہ — زندگی ورنہ بے صدا سی ہے

لفظ و معنی میں ربط کے رسیا!
اب سخن کی زباں سیاسی ہے